5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران پاکستان کے مجموعی بیرونی توازن میں 1.6 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.1 ارب ڈالر کا فاضل تھا۔ اس کا اہم سبب بلند درآمدات کی وجہ سے بھاری تجارتی خسارہ تھا جبکہ اس کے مقابلے میں برآمدی کارکردگی کمزور رہی۔ ملکی طلب میں بلند اضافے اور بجلی و انفراسٹرکچر کو ترقی دینے کے جاری منصوبوں کے باعث ایندھن، مشینری اور غذائی اشیا

جدول 5.1: پاکستان کے بیرونی شعبے کا خلاصہ

ملین امریکی ڈالر

	تیسری سہ ماہی		جولائی تا مارچ	
	م س16ء	م س17ء	م س16ء	م س17ء
جاری کھاتے کا توازن	**-449**	**-2,570**	**-2,351**	**-6,114**
جس میں				
تجارتی توازن	**-3,933**	**-6,893**	**-13,356**	**-17,748**
برآمدات	5,545	5,600	16,328	16,120
درآمدات	9,478	12,493	29,684	33,868
پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات	1,614	2,771	6,398	7,769
غیر تیل درآمدات	7,864	9,722	23,286	26,100
غذا	1,160	1,503	3,367	3,993
ٹرانسپورٹ	467	641	1,331	1,852
مشینری	1,532	2,024	4,602	5,275
خدمات کا توازن	**-746**	**-304**	**-2,033**	**-1,993**
اتحادی سپورٹ فنڈ	0	550	713	550
کارکنوں کی ترسیلات زر	4,699	4,600	14,388	14,058
سرمایہ کھاتے کا توازن	47	150	213	260
مالی کھاتے کا توازن	107	-1,138	-3,372	-4,805
جس میں				
پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	446	501	1,425	1,601
پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری	-613	-114	-393	631
یورو بانڈ/صکوک	0	0	500	1,000
زرمبادلہ قرضے (خالص)	1,109	229	3,769	1,964
آئی ایم ایف	503	0	1,455	102
مجموعی توازن*	315	1,841	-1,144	1,614

نوٹ: یہ جدول آئی ایم ایف کے ادائیگیوں کے توازن کے مینوئل 6 کے مطابق ہے۔ * منفی کی علامت فاضل کو ظاہر کرتی ہے اور جمع کی علامت خسارے کو۔ ماخذ: بینک دولت پاکستان

(جس میں اہم پام آئل اور دالیں) کی درآمدات میں تیزی سے اضافہ ہو گیا۔[1] مذکورہ حالات نے تیسری سہ ماہی میں جاری کھاتے کے خسارے کو بڑھا کر 2.6 ارب ڈالر تک پہنچا دیا جو مالی سال 09ء کی دوسری سہ ماہی کے بعد سے اس کی بلند ترین سطح ہے۔ تیسری سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی مد میں 550 ملین ڈالر کی وصولی کے باوجود جاری کھاتے کا خسارہ بلند سطح پر رہا۔ جولائی تا مارچ م س 17ء میں جاری کھاتے کا فرق بڑھ کر 6.1 ارب ڈالر ہو گیا جو گذشتہ برس کی اسی مدت کی سطح کے مقابلے میں دگنے سے بھی زیادہ ہے (**جدول** 5.1)۔

اگرچہ صکوک کی مد میں 1.0 ارب ڈالر موصول ہونے سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 19.5 ارب ڈالر (اکتوبر 2016ء میں) کی بلند سطح تک پہنچ گئے تھے تاہم جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے فرق، کم بیرونی سرکاری ماکاری اور آئی ایم ایف پروگرام کے اختتام کے پیشِ نظر اس سطح کو برقرار رکھنا ممکن نہیں رہا۔[2]

خصوصاً، مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں زرمبادلہ کے ذخائر کم ہو گئے تھے کیونکہ: (i) جنوری 2017ء میں جاری کھاتے کا ماہانہ خسارہ 1.0 ارب ڈالر کی سطح سے تجاوز کر گیا، (ii) پاکستان نے جنوری ہی میں SAFE چائنا ڈپازٹس کی مد میں 500 ملین ڈالر واپس کر دیے، اور (iii) مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں سامانِ تجارت کے خسارے میں تقریباً 3.0 ارب ڈالر کا سال بسال اضافہ ہو گیا۔ اگلے دو مہینوں میں اتحادی سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) موصول ہونے سے سانس لینے کی کچھ مہلت میسر آئی اور آخر مارچ مالی سال 17ء تک اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر گر کر 16.5 ارب ڈالر پر آ گئے جو آخر دسمبر 2016ء میں 18.3 ارب ڈالر کی سطح پر تھے۔ اس سے قطع نظر، یہ ذخائر ملک کے سامانِ تجارت کی درآمدات کے چار مہینوں سے زائد کے بلوں کی ادائیگی کے لیے کافی تھے۔

ملک کو فنڈنگ کے سرکاری و نجی دونوں ذرائع تک رسائی حاصل رہی، جس سے جاری کھاتے کے بلند خسارے کو جزوی طور پر پورا کیا گیا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران منصوبہ جاتی، غیر منصوبہ جاتی اور کمرشل قرضوں اور ریاستی بانڈز کی شکل میں خالص سرکاری بیرونی ماکاری رقوم کی سطح تقریباً گذشتہ برس (1.9 ارب ڈالر) جتنی تھی۔ اس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ عالمی مالی ادارے اور بین الاقوامی سرمایہ منڈیاں پاکستان کی معاشی نمو کی سمت سے مطمئن ہیں۔[3] بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقوم بھی بڑھ گئیں۔ گذشتہ

[1] آئی پی اے ایس بی پی اعتمادِ صارف اشاریہ مارچ 2017ء میں اپنی بلند ترین سطح 176.5 پوائنٹس تک پہنچ گیا، جو اپنی جولائی 2016ء کی سطح سے 18.6 پوائنٹس زیادہ ہے، جس سے طلب میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

[2] اسٹیٹ بینک نے جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے دوران توسیعی فنڈ کی سہولت کے تحت 1.5 ارب ڈالر وصول کیے تھے جبکہ جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں صرف 102 ملین ڈالر (بقیہ قسط کی مد میں) موصول ہوئے۔

[3] مئی 2017ء میں کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی موڈیز نے "مستحکم" امکان کے ساتھ پاکستان کے لیے اپنی بی 3 درجہ بندی برقرار رکھی تھی۔

برس کے برعکس اس میں اکثر یتی رقوم چین کے علاوہ دیگر ممالک سے آئیں۔[4] گذشتہ برس کے مقابلے میں چین سے خالص بیرونی براہِ راست سرمایہ کاری میں معمولی اضافہ ہوا، جس میں بیشتر سرمایہ کاری بجلی اور انفراسٹرکچر کے منصوبوں میں کی گئی۔ مارچ 2017ء میں پاکستان اسٹاک ایکس چینج کے 40 فیصد حصے کی چین کی سربراہی میں قائم کنسورشیم کو فروخت سے بھی ملک کو بیرونی سرمایہ کاری کی مد میں تقریباً 61 ملین ڈالر حاصل ہوئے۔[5]

تاہم جیسا کہ پہلے کہا جاچکا ہے کہ یہ رقوم جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے فرق کی مکمل تلافی کے لیے ناکافی تھیں۔ اس ضمن میں درج ذیل نکات قابل ذکر ہیں:

شکل 5.1 : م س17ء میں پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد میں سال بسال تبدیلی

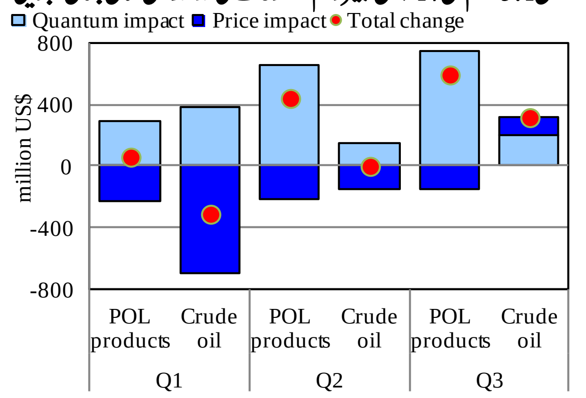

Data source: Pakistan Bureau of Statistics and SBP's calculations

(i) مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی کا درآمدی بل تاریخ کی بلند ترین سطح تک پہنچ گیا، جس سے جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں درآمدات میں بھی ریکارڈ اضافہ ہو گیا۔ اس کا سبب نان آئل درآمدات میں مسلسل اضافہ تھا جس سے اس بات کی عکاسی ہوتی ہے: (الف) بجلی کی پیداوار اور سڑکوں کے انفراسٹرکچر منصوبوں پر پیش رفت کے ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل اور سیمنٹ جیسی صنعتوں کی جانب سے پیداواری گنجائش میں توسیع اور ترقی (جس سے مشینری کی درآمدات بڑھ گئیں) کے اقدامات، (ب) چھوٹی فصلوں (خاص طور پر دالوں) کی ملکی پیداوار میں کمی جس کی وجہ سے بیرون ملک سے زیادہ مقدار میں خریداری ضروری ہو گئی تھی اور (ج) پام آئل کی درآمدات میں قیمتوں کے بڑھنے سے ہونے والا اضافہ۔

[4] اس کا اہم سبب دوسری سہ ماہی میں غیر چینی فرموں کے ساتھ غذا اور الیکٹرانکس کے شعبوں میں تحویل کے دو سمجھوتوں کا طے پانا تھا، جس کا جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں مجموعی حصہ 587.7 ملین امریکی ڈالر کا تھا۔

[5] گرچہ پاکستان اسٹاک ایکس چینج کے حصے کی فروخت سے مجموعی طور پر تقریباً 85 ملین ڈالر کی آمدنی ہوئی تھی، تاہم بیرونی سرمایہ کاروں سے اس مد میں 61.1 ملین ڈالر (جن کا اندراج بطور بیرونی سرمایہ کاری کیا گیا) موصول ہوئے، جبکہ بقیہ رقم چین کی سربراہی میں قائم کنسورشیم کے ملکی شراکت دار فرموں نے مہیا کی۔

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کے درآمدی بل میں 1.4 ارب ڈالر (اس مدت کی درآمدی ادائیگیوں میں ہونے والے مجموعی اضافے میں اس کا حصہ 32.6 فیصد رہا) کا اضافہ ہوا جس کا اہم سبب مقدار کی بلند سطح ہے۔[6] تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں بحالی کے باوجود پاکستان کی پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات کی اکائی قدریں ابھی تک گذشتہ برس سے کم ہیں (**شکل 5.1**)۔ مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی سے خام تیل کی قیمت کا اثر مثبت ہوگیا جو تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں تبدیلی سے ہم آہنگ ہے،[7] لیکن پاکستان کی توانائی کی مجموعی درآمدات میں ہونے والے اضافے کا محرک ابھی تک بظاہر مقدار کی بلند سطح ہے۔

شکل 5.2: م س17ء میں پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت و درآمدات

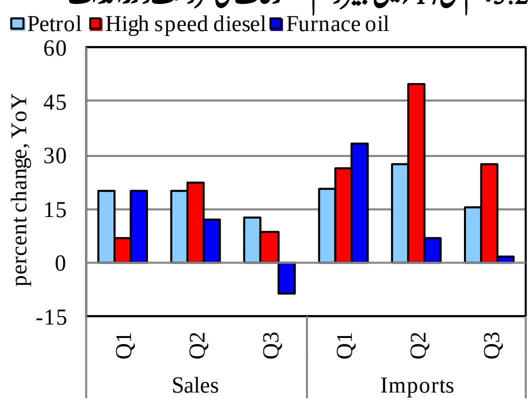

Data source: Oil Companies Advisory Council

حکومت کی جانب سے دسمبر 2016ء میں تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی جزوی طور پر پیٹرولیم مصنوعات کی ملکی قیمتوں کو منتقلی کا فیصلہ بظاہر پیٹرولیم مصنوعات کی طلب کو کمزور کرنے کا باعث بنا ہے جس کی عکاسی مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں ہائی اسپیڈ ڈیزل اور پیٹرول دونوں کی فروخت کی نمو میں سست رفتاری سے ہوتی ہے (**شکل 5.2**)۔[8] تیسری سہ ماہی میں دو ایندھنوں کی فی لٹر قیمتوں میں بالترتیب 5.8 روپے اور 5.6 روپے کا اضافہ کیا گیا، جبکہ گذشتہ دو سہ ماہیوں کے دوران اس میں تقریباً کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔[9]

---

[6] اس کا ایک اور سبب ملک میں ایل این جی کی درآمدات کا بڑھنا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار کے مطابق جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں ایل این جی کا درآمدی بل 844.0 ملین ڈالر کا تھا جو سال بسال بنیادوں پر 129 فیصد زیادہ ہے۔

[7] مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران سعودی عریبین لائٹ آئل کی اوسط قیمتیں 52.9 ڈالر فی بیرل پر تھیں جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 77.3 فیصد زیادہ ہیں (ماخذ: بلومبرگ)۔

[8] پیٹرول کے معاملے میں عین ممکن ہے کہ کچھ صارفین جنہوں نے 2016ء میں پیٹرول کی قیمتوں میں بھاری کمی کے بعد سی این جی کے بجائے اس ایندھن کا استعمال شروع کر دیا تھا، وہ مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے بعد اب دوبارہ سی این جی پر منتقل ہو گئے ہیں۔ اگرچہ ایندھنوں کی نوعیت میں فرق کی وجہ سے فی لٹر پیٹرول اور فی یونٹ سی این جی کی قیمتوں کا تقابل کیا جانا تکنیکی طور پر درست نہیں ہے، البتہ اسے صارفین کے روپے میں تبدیلیوں کی نشاندہی کے لیے ایک عام پیمانے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جنوری 2016ء میں پیٹرول کی قیمتیں سی این جی کی فی اکائی قیمتوں سے 6.1 روپے

(ii) پاکستان میں برآمدات کی بحالی دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کے مقابلے میں تاخیر سے ہوئی۔ دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی طرح پاکستان کو بھی گذشتہ دو برسوں کے دوران دشوار برآمدی ماحول کا سامنا کرنا پڑا جس کی وجوہات میں اجناس کی کم قیمتیں، اہم مغربی منڈیوں میں کمزور طلب اور چین کو بحری ترسیلات میں کمی شامل ہیں۔ تاہم 2016ء کے وسط تک اس کے کئی بیرونی محرکات کی صورت حال بدل گئی: جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں[10] کپاس کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہو گیا اور یورپی یونین جیسی اہم منڈیوں کی مجموعی درآمدات میں بھی بحالی دیکھی گئی۔[11]

جدول 5.2: ملک / علاقہ وار ترسیلات زر

ملین ڈالر

ملک / علاقہ	جولائی تا مارچ			
	م س16ء	م س17ء	فیصد تبدیلی	فیصد حصہ
امریکہ	1,858.7	1,729.6	-6.9	12.3
برطانیہ	1,807.9	1,655.1	-8.5	11.8
سعودی عرب	4,348.9	4,078.1	-6.2	29.0
متحدہ عرب امارات	3,203.7	3,124.4	-2.5	22.2
جی سی سی کے دیگر ممالک	1,774.2	1,706.0	-3.8	12.1
یورپی یونین	286.0	332.5	16.3	2.4
دیگر	1,085.5	1,422.9	31.1	10.1
کل	14,387.8	14,057.7	-2.3	100.0

اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

مذکورہ پیش رفت کے اثرات اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی طلب کے مثبت دھچکے نے مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی سے کئی ابھرتی ہوئی منڈیوں میں برآمدات کی بحالی میں اہم کردار ادا کیا ہے (**شکل 5.3**)۔[12] تاہم اس مدت میں پاکستان کی برآمدی کارکردگی

زیادہ تھیں۔ یہ فرق مارچ 2016ء میں منفی 5.9 روپے ہو گیا تھا (یعنی فی اکائی سی این جی کی قیمتیں پیٹرول کے مقابلے میں 5.9 روپے زیادہ تھیں) لیکن تب سے مسلسل کمی کے بعد مارچ 2017ء میں یہ فرق پھر کم ہو کر مثبت 1.2 روپے رہ گیا ہے۔

[9] جولائی تا نومبر مالی سال 17ء کے دوران پیٹرول اور ہائی اسپیڈ ڈیزل کی قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی جبکہ دسمبر 2016ء کے دوران اس میں بالترتیب 2.8 روپے اور 3.2 روپے کا اضافہ ہو گیا تھا۔

[10] جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران کپاس کی اوسط بین الاقوامی قیمتیں جولائی تا مارچ مالی سال 16ء کے مقابلے میں 14.5 فیصد زیادہ تھیں (ماخذ: بلومبرگ)۔

[11] جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں یورپی یونین کے 28 ممالک سے مجموعی درآمدات میں 3.7 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 11.6 فیصد کم ہوا تھا (ماخذ: یوروسٹیٹ)۔

[12] لیکن اس کے ساتھ تحفظ پسندی اور تجارت مخالف احساسات کے بادل سروں پر منڈلا رہے ہیں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں کی برآمدات میں حالیہ بہتری کے تسلسل کے لیے خطرہ ہیں۔ دراصل انہی احساسات نے آئی ایم ایف کو ترغیب دی کہ وہ اپریل 2017ء کے عالمی معاشی امکانات میں یہ واضح کرے کہ "جنگ عظیم دوم کے بعد بننے والا بین الاقوامی اقتصادی تعلقات کا نظام اجتماعی فوائد بانٹنے کے باوجود شدید دباؤ میں ہے، خاص طور پر اس وجہ سے کہ معاشی نمو اور اس کے نتیجے میں آنے والی اقتصادی تبدیلیاں ممالک میں اکثر و بیشتر غیر مساوی ثمرات اور لاگتوں پر منتج ہوتی ہیں۔"

کمزور معلوم ہوتی ہے۔ اس کا ایک سبب تو یہ ہے کہ یورپی یونین کی اہم منڈی میں پاکستان کے ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل مصنوعات کی اکائی قیمتیں اپنے مسابقت کاروں سے کم ہیں (سیکشن 5.4)۔ پروڈکٹ کا معیار اور مسابقتی قیمتوں کے مسائل بظاہر دونوں عوامل یہاں کارفرما نظر آتے ہیں، اطلاعات کے مطابق قیمتوں کے معاملے میں برآمد کنندگان اپنے مسابقت کاروں پر برتری حاصل کرنے کے لیے مارجن میں کمی کر رہے ہیں۔ کم قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل مصنوعات کے لیے کپاس کی بین الاقوامی قیمتوں میں گذشتہ 12 مہینوں کے دوران ہونے والے اضافے کے نتیجے میں اکائی قیمتیں بڑھ گئی ہیں لیکن مقدار میں کمی کی وجہ سے ان کی برآمدی وصولیاں کم ہو رہی ہیں۔

شکل 5.3: بعض ابھرتی ہوئی منڈیوں کی برآمدی کارکردگی

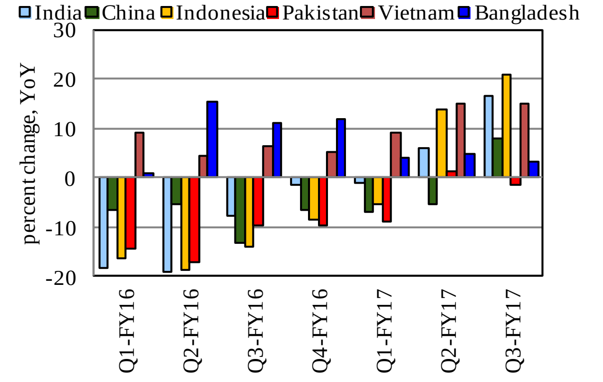

Data source: Haver Analytics

مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں متحدہ عرب امارات اور ایران کو بلند بحری ترسیلات کے باعث باسمتی چاول کی برآمدات کا بڑھنا خوش آئند پیش رفت ہے۔[13]

(iii) ترسیلات زر میں ہونے والے کمی کا اثر منافع کی بیرون ملک منتقلی میں کمی سے زائل ہو گیا ہے۔ جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر میں 330 ملین ڈالر کی سال بسال نامیہ کمی واقع ہوئی۔ تاہم، ترسیلاتِ زر میں کمی کے اثرات منافع و منافع منقسمہ کی بیرون ملک منتقلی، خاص طور پر تیل و گیس کی غیر ملکی فرموں کی جانب سے، کی شکل میں رقوم کے اخراج میں 371 ملین ڈالر کی نے مکمل طور پر زائل کر دیا۔

مختصر یہ کہ پاکستان کا بیرونی کھاتہ غیر موافق تجارتی توازن کی وجہ سے دباؤ میں آیا ہے۔ درآمدات کی مقدار کا ایک بڑا حصہ معاشی نمو بڑھانے والی سرگرمیوں سے متعلق ہے لیکن برآمدات کی کمزوری زیادہ تشویش کا باعث ہے۔ اس عدم توازن کی اصلاح کے لیے نجی شعبے

[13] اسٹیٹ بینک اور ایران کے مرکزی بینک نے دونوں ممالک کے درمیان تجارتی لین دین کے لیے ادائیگیوں کی چکتائی کا طریقہ کار (یورو اور ین میں) وضع کیا ہے جس کے بعد آئندہ مہینوں میں پاکستان اور ایران کے درمیان تجارت میں بہتری کا امکان ہے۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک نے مئی 2017ء میں ایف ای سرکلر نمبر 04، 2017ء کے ذریعے پاکستانی بینکوں کو متعلقہ ہدایات جاری کیں۔

کو آجرانہ جوش کے مظاہرے اور مادی اور انسانی وسائل میں سرمایہ کاری کے ذریعے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے تاکہ بین الاقوامی منڈیوں میں زیادہ مسابقت کی حامل مصنوعات پیش کی جاسکیں۔

مزید برآں، بدلتا ہوا عالمی معاشی منظرنامہ بھی تجارت کے خوش آئند امکانات کا عکاس ہے کیونکہ آئی ایم ایف نے اب ترقی یافتہ معیشتوں کے لیے روشن امکانات کی پیش گوئی کی ہے۔[14] یہ بات خاص طور پر امریکہ کے لیے درست ہے جہاں پر نئی انتظامیہ کی مالیاتی پالیسی سے متعلق تجاویز (جو بھاری ٹیکس کٹوتیوں اور انفراسٹرکچر اخراجات میں اضافے کا امتزاج ہیں) امیدوں کو بڑھا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ یورپ اور جاپان کو بھی عالمی مینوفیکچرنگ اور تجارت میں بحالی سے فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ پھر بھی صرف وہی ابھرتی ہوئی منڈیاں ہی اس بدلتی صورت حال سے فائدہ اٹھانے کی امید رکھ سکتی ہیں جو علاقائی تجارت پر مضبوط انحصار کرتی ہیں، مسابقتی صنعتوں کی حامل ہیں اور جہاں ایسی پالیسیاں موجود ہیں جو لچکداری کے ساتھ ساتھ مارکیٹ کی کارکردگی کو بھی مقدم رکھتی ہیں۔

پاکستان ان مواقع سے اسی صورت میں فائدہ اٹھا سکتا ہے اگر وہ طویل مدتی ساختی اصلاحات پر عمل پیرا ہوتا ہے جبکہ ملک کے نجی کاروباری اداروں کو اپنے کام کرنے کے طریقوں اور قلیل مدتی منافع پر طویل مدتی نمو کو ترجیح دینے کے لیے اپنی بنیادی سوچ کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اگرچہ ملک نے زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے اور بعض رسدی مسائل کو حل کر کے گذشتہ چند برسوں کے دوران تیل کی کم قیمتوں اور آئی ایم ایف کی اعانت سے ملنے والے مواقع سے فائدہ اٹھایا ہے تاہم آگے چل کر اصلاحات کی رفتار کو برقرار رکھنا اہمیت کا حامل ہوگا۔

پیٹرولیم مصنوعات کی ملکی قیمتوں کو بین الاقوامی قیمتوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے (باب 3)، منڈی میں بگاڑ کو کم از کم سطح پر رکھنے اور مالیاتی و زری حکام کو حاصل ضوابطی اختیارات سے مکمل استفادہ کرتے ہوئے غیر ضروری صارفی درآمدات کی حوصلہ شکنی کرنا وہ چند اقدامات ہیں جنہیں قلیل مدت میں کیا جانا چاہیے تاکہ زیادہ اہمیت کی حامل اشیائے سرمایہ کی درآمدات کے لیے مالی گنجائش پیدا کی جاسکے۔

5.2 جاری کھاتہ

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران جاری کھاتے میں 6.1 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں ہونے والے خسارے کے مقابلے میں دگنے سے بھی زیادہ ہے۔ اس بگاڑ کا اہم سبب بڑھتا ہوا تجارتی خسارہ ہے جو مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں تاریخ کی

[14] اپریل 2017ء کے لیے آئی ایم ایف کے عالمی معاشی امکانات کے مطابق 2017ء میں ترقی یافتہ معیشتوں میں 2.0 فیصد نمو متوقع ہے جو گذشتہ برس کے 1.7 فیصد سے زیادہ ہے۔ 2017ء کی معاشی نمو کے متعلق تازہ ترین پیش گوئی بھی فنڈ کی جانب سے جنوری 2017ء میں کی گئی پیش گوئی سے زیادہ (0.1 فیصد تک) ہے۔

بلند ترین سطح 6.9 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ خاص طور پر ایندھن، مشینری اور غذائی اشیا کی مضبوط طلب کی بدولت درآمدی بل بڑھ گیا ہے۔ علاوہ ازیں، جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران ترسیلات زر میں بھی 2.3 فیصد کی سال بسال کمی واقع ہوئی۔

دوسری جانب، ٹیلی کام خدمات کی برآمدات کی قدرے بہتر کارکردگی اور کم سفری خسارے کی بنیاد پر خدمات کے خسارے میں معمولی بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ بنیادی آمدنی کا خسارہ کم ہو کر 17.4 فیصد رہ گیا ہے جس سے جاری کھاتے کے توازن پر مثبت اثر مرتب ہوا ہے (شکل 5.4)۔

شکل 5.4: جاری کھاتے کے توازن کے اجزائے ترکیبی

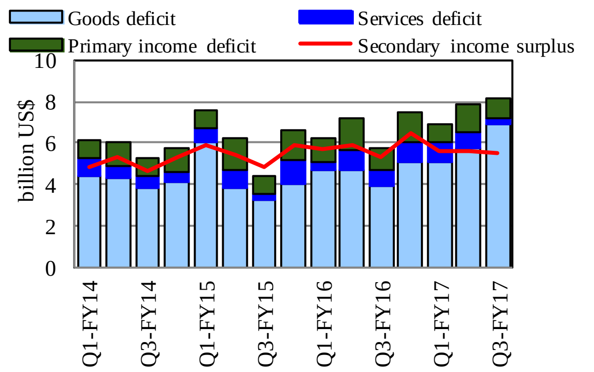

Data source: State Bank of Pakistan

شکل 5.5: اہم ماخذ ممالک سے ترسیلات زر کا ماہانہ بہاؤ

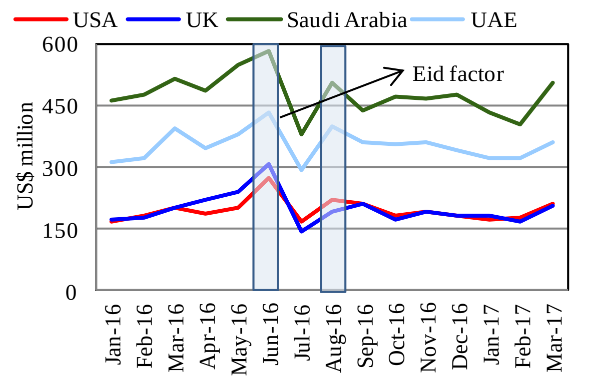

Data source: State Bank of Pakistan

کارکنوں کی ترسیلاتِ زر

ترسیلاتِ زر کے عالمی کاروبار میں ابھی تک بحالی نہیں ہو سکی ہے کیونکہ 2016ء میں سرحد پار رقوم کی آمدورفت کی شدت مزید کم ہو گئی۔ 2015ء میں 1.0 فیصد کمی کے بعد 2016ء میں ترقی پذیر ممالک کو ترسیلات زر کے بہاؤ میں 2.4 فیصد کی کمی ہوئی۔ جنوبی ایشیا میں بھی یہی رجحان دیکھا گیا اور 2016ء کے دوران اس خطے کو ترسیلات زر میں مجموعی طور پر 6.4 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی۔[15]

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران پاکستان کو ترسیلات زر میں 2.3 فیصد کمی ہوئی۔ یہ کمی سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور

[15] اس سے قطع نظر 2016ء کے دوران مختلف ممالک میں ترسیلاتِ زر میں کمی کی شدت مختلف رہی۔ مثلاً، بھارت، بنگلہ دیش اور نیپال میں بالترتیب 8.9 فیصد، 11.1 فیصد اور 6.7 فیصد کمی دیکھنے میں آئی (ماخذ: ہجرت وترقی کا مختصر جائزہ 27، عالمی بینک، اپریل 2017ء)۔

برطانیہ سمیت تمام اہم راہداریوں سے بہاؤ میں دیکھی گئی (**جدول** 5.2)، تاہم ہر ملک کے لیے اس کمی کے ذمہ دار تمام مختلف عوامل کی نوعیت بیرونی تھی (**شکل 5.5**)۔

خلیج تعاون کونسل کے ممالک میں تیل کی کمزور قیمتوں کا نتیجہ مالیاتی یکجائی کے اقدامات کی صورت میں نکلا جس کی وجہ سے کارکنوں کو ملازمتوں سے محروم ہونا پڑا۔[16] سعودی عرب سے ترسیلات میں کمی کا بظاہر ایک جزوی سبب سلطنت کی جانب سے افرادی قوت کی منڈی کی سخت پالیسیاں ہیں جن میں مقامی افراد میں بیروزگاری کی شرح کم کرنے کے لیے بیرونی کارکنوں کی بھرتی کی حوصلہ شکنی شامل ہیں۔[17]

سعودی عرب سے رقوم کی آمد میں ہونے والی کمی کی تلافی آگے چل کر خلیج تعاون کونسل کے دیگر ممالک سے رقوم میں بتدریج اضافے سے ہونے کی توقع ہے۔ مثلاً، کویت کی جانب سے پاکستانی شہریوں پر ویزا کی پابندیاں ہٹانے کے حالیہ فیصلے؛ دبئی میں 2020ء میں ایکسپو؛ اور قطر میں 2022ء میں فیفا ورلڈ کپ کے انعقاد سے توقع ہے کہ ترسیلات زر کے بہاؤ پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ مزید برآں، حکومت تارکین وطن پاکستانیوں کے لیے پاکستان ڈویلپمنٹ فنڈ متعارف کرانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ان کی ترسیلاتِ زر کی زیادہ مؤثر انداز میں ترسیل کو ممکن بنایا جاسکے۔[18]

خدمات کا کھاتہ

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران خدمات کے خسارے میں 2.8 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 15.6 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ مال برداری کے خسارے میں اضافے (بین الاقوامی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں بحالی کی وجہ سے) اور اتحادی سپورٹ فنڈ سے رقوم کی آمد میں کمی کے باوجود یہ بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ ٹیلی کام خدمات کی بلند برآمدات اور کم سفری خسارہ اس پیش رفت کا اہم سبب ہے۔[19]

[16] چھانٹی کے علاوہ مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں کام کی غرض سے جانے والے پاکستانی کارکنوں کی تعداد میں گذشتہ برس کے مقابلے میں 70 فیصد کمی آئی ہے (ماخذ: بیورو آف امیگریشن اینڈ اوورسیز ایمپلائمنٹ)۔

[17] سعودی عرب نے خاص طور پر شاپنگ مالز میں بیرونی کارکنوں کے کام کرنے پر پابندی عائد کردی ہے تاکہ سعودی شہریوں کے لیے روزگار کے مواقع بڑھائے جاسکیں، یہ اقدام اس کی طویل مدتی معاشی حکمت عملی کا حصہ ہے (ماخذ: بلومبرگ، 20 اپریل 2017ء)۔

[18] ماخذ: وزارت خزانہ کی پریس ریلیز بتاریخ 26 اپریل 2017ء۔

[19] جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران لائٹ عربیین آئل کی اوسط قیمتیں بڑھ کر 48.0 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئیں جو گذشتہ برس کی ساری مدت میں 40.1 ڈالر پر تھیں (ماخذ: بلومبرگ)۔

اس سے قطع نظر، یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستانی خدمات کی برآمدات میں مسلسل جمود کے ساتھ اشیا کی برآمد میں حالیہ کمی ملک کے جاری کھاتے کے توازن کے لیے خوش آئند نہیں۔ پاکستان کی خدمات کی برآمدات اور جی ڈی پی کا تناسب اپنے علاقائی ہم سر ممالک (جیسے بھارت، سری لنکا، ویت نام، تھائی لینڈ، انڈونیشیا اور ملائشیا) کے مقابلے میں کم ہے جس کا اہم سبب امن و امان کی دشوار صورت حال ہے۔[20] تاہم سیکورٹی صورت حال میں بہتری کے ساتھ ضرورت اس امر کی ہے کہ کمپیوٹر خدمات جیسی برآمدات بڑھانے پر زیادہ توجہ دی جائے تاکہ ان کے برآمدی امکانات سے مناسب استفادہ کیا جاسکے۔

شکل 5.6: چین سے خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم کی آمد

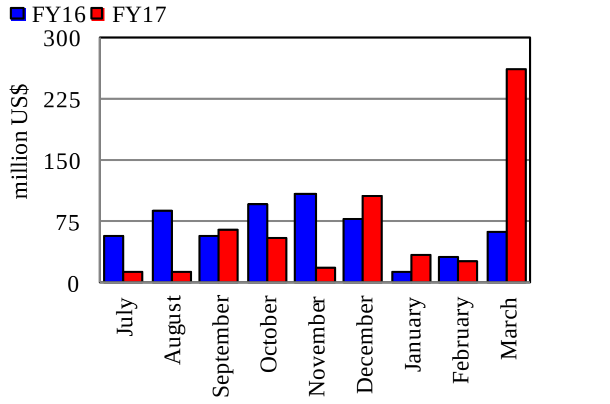

Data source: State Bank of Pakistan

<u>بنیادی آمدنی کھاتہ</u>

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران بنیادی آمدنی کا خسارہ گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 17.4 فیصد کم ہو گیا۔ اس کا اہم سبب تیل و گیس کی فرمز کی جانب سے منافع کی کم منتقلی تھی۔ اس شعبے کے علاوہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر منافع و منافع منقسمہ کی منتقلی میں 58 ملین ڈالر کا معمولی اضافہ ہوا۔ غذائی اور پیٹرو کیمیکل شعبوں میں منافع کی بیرون ملک منتقلی کی بلند سطح کے اثرات ٹیلی کام اور مالی فرموں کی جانب سے منافع کی کم منتقلی نے زائل کر دیے۔

5.3 مالی کھاتہ

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران خالص مالی رقوم کی آمد میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں اضافہ ہوا؛ اگرچہ سرکاری رقوم کی آمد گذشتہ برس کی سطح کے قریب رہی۔ رواں برس میں اب تک بھاری رقوم کی آمد ان ذرائع سے ہوئی ہے: (i) اکتوبر 2016ء میں جاری کردہ 1.0 ارب ڈالر کے صکوک، (ii) ایشیائی ترقیاتی بینک سے 851.5 ملین ڈالر کی وصولی، (iii) چین سے زیادہ تر منصوبہ جاتی قرضوں کی مد میں 1.0 ارب ڈالر، (iv) 1.3 ارب ڈالر کے کمرشل قرضے (قلیل و طویل مدتی دونوں) اور (v) تین مقامی کمپنیوں

[20] ماخذ: عالمی بینک کے اعداد و شمار (2015ء)۔

کے حصے کی فروخت سے تقریباً 673 ملین ڈالر کی آمدنی میں مدد میں۔[21] کمرشل بینکوں نے جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران کمرشل قرض دہندگان سے 848 ملین ڈالر کا قرضہ لیا تاکہ جاری کھاتے کے بڑھتے ہوئے خسارے کے پیشِ نظر ڈالر کی مناسب رسد کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔[22]

جہاں تک بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا تعلق ہے تو جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران موصول ہونے والی 1.6 ارب ڈالر کی مجموعی خالص رقوم میں سب سے زیادہ 37.1 فیصد حصہ (594.8 ملین ڈالر) چین کا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ چین کی اس بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (262.5 ملین ڈالر) میں نصف سے کچھ کم رقم صرف مارچ 2017ء میں موصول ہوئی، جس میں سے بیشتر بجلی کی پیداوار اور تعمیرات کے شعبوں سے متعلق ہے (**شکل 5.6**)،[23] پاک چین اقتصادی راہداری میں ان شعبوں پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ پھر بھی جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں بجلی کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سال بسال بنیادوں پر 36.6 فیصد کمی کے بعد 389.3 ملین ڈالر پر آگئی،[24] اس کے ساتھ ساتھ تعمیرات کے شعبے میں براہ راست سرمایہ کاری بڑھ کر 264 ملین ڈالر ہوگئی جو کہ جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں محض 34.8 ملین ڈالر تھی۔[25] پاک چین اقتصادی راہداری سے متعلق سرمایہ کاریوں کے علاوہ اس سال ملک کو غذا، صارفی الیکٹرانکس اور مالی خدمات کی صنعتوں میں انضمام و تحویل کے تین سودوں سے بھی خاصی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری موصول ہوئی۔[26]

---

[21] ایشیائی ترقیاتی بینک، چین اور کمرشل بینکوں سے قرضوں کی آمد کے اعداد و شمار خام ہیں، جنہیں اقتصادی امور ڈویژن، وزارت خزانہ نے رپورٹ کیا ہے۔

[22] تاہم خالص لحاظ سے بینکوں نے جولائی تا مارچ مالی سال 16ء میں 263 ملین ڈالر کے قلیل مدتی کمرشل قرضے واپس کیے۔

[23] جولائی تا فروری مالی سال 17ء میں چین سے خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی مالیت 332.4 ملین ڈالر تھی جو گزشتہ برس کی اسی مدت سے 37.2 فیصد کم ہے۔ مارچ 2017ء میں خاصے اضافے کا ایک ممکنہ سبب یہ ہے کہ پاکستانی کمرشل بینکوں کی جانب سے سی پیک سے متعلق سرمایہ کاری رقوم کی آمد میں بہتری آئی ہے، ای پی ڈی کے 2016ء کے سرکلر لیٹر نمبر 4 کے نافذ العمل ہوتے ہی، جس کے تحت بجلی کی کمپنیوں کے خصوصی بیرونی کرنسی کھاتوں میں لین دین کے لیے رپورٹنگ کی شرائط بڑھائی گئی ہیں۔ تفصیلات کے لیے اسٹیٹ بینک کی پاکستانی معیشت کی کیفیت کے متعلق مالی سال 17ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ کا باکس 5.1۔

[24] اس میں سے بیشتر کمی (157.7 ملین ڈالر) تھرمل بجلی کی پیداوار میں دیکھی گئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں کوئلے سے چلنے والے بجلی کے منصوبوں میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 59.6 ملین ڈالر کی کمی ہوئی جو زیادہ نہیں۔

[25] اقتصادی امور ڈویژن وزارت خزانہ مالی سال 17ء میں جن تعمیراتی منصوبوں کے لیے چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری موصول ہوئی ہے ان میں قراقرم ہائی وے کا حویلیاں تھاکوٹ سیکشن، پشاور کراچی موٹروے کا سکھر ملتان سیکشن اور لاہور کا اورنج لائن منصوبہ شامل ہیں۔

[26] ان میں یہ اجزا شامل ہیں: دیوپیکر ڈچ کمپنی فرائز لینڈ کیمپینا کی جانب سے اینگرو فوڈز کے اکثریتی حصے کی فروخت سے 458 ملین ڈالر، ترک فرم آرسیلک کو ڈاؤلینس پاکستان کی مکمل فروخت سے 127.7 ملین ڈالر، اور پاکستان اسٹاک ایکسچینج کے 40 فیصد حصے کی چینی سربراہی میں قائم کنسورشیم کو فروخت سے حاصل ہونے والے 61 ملین ڈالر شامل ہیں۔

شکل 5.7 الف: پی ایس ایکس میں بیرونی سرمایہ کاروں کی جزدانی سرمایہ کاری

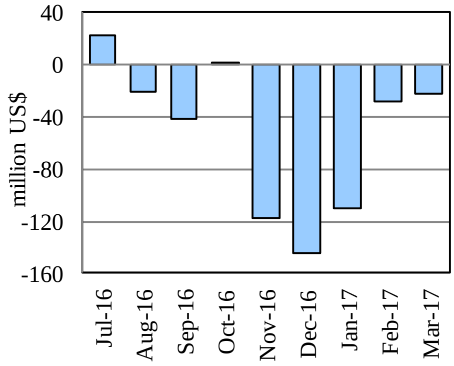

Data source: National Clearing Company of Pakistan Limited

شکل 5.7 ب: بیرونی سرمایہ کاروں کی ای ایم اسٹاکس میں خالص خریداری (+)/ فروخت(-)

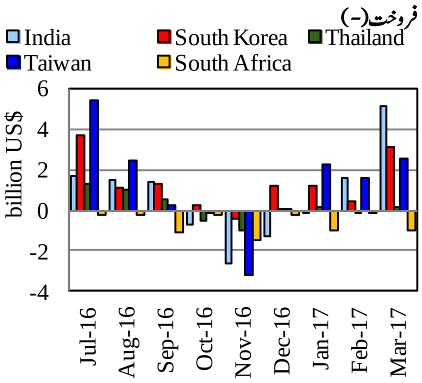

Data source: Bloomberg

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران جزدانی سرمایہ کاری میں سرکاری شعبے کی رقوم کی آمد کو بالادستی حاصل رہی (صکوک کے نتیجے میں)، جبکہ نجی سرمایہ کاروں نے خالص بنیادوں پر مقامی اسٹاک مارکیٹ سے اپنی رقوم کو نکال لیا تھا۔ ان رقوم میں سے بیشتر کا اخراج (81.1 فیصد) نومبر 2016ء اور جنوری 2017ء کے تین مہینوں کی مدت میں ہوا تھا، جبکہ تب سے بیرونی فروخت کی رفتار کافی کم ہوچکی ہے (**شکل 5.7 الف**)۔[27] یہ صورت حال امریکہ کے صدارتی انتخابات (نومبر 2016ء میں) اور دسمبر 2016ء میں وفاقی فنڈز کے نرخوں میں اضافے کے بعد کئی ابھرتی ہوئی معیشتوں سے بیرونی رقوم کے اخراج کے رجحان سے ہم آہنگ ہے۔

تاہم اتار چڑھاؤ کی مختصر مدت کے بعد فروری 2017ء سے کچھ ابھرتی ہوئی منڈیوں کو بیرونی رقوم کا بہاؤ شروع ہو گیا تھا (**شکل 5.7 ب**)۔ امریکہ کے مرکزی بینک فیڈرل ریزرو کی جانب سے تین مہینوں میں دوسری بار اپنی نشانیہ شرح سود بڑھانے (مارچ 2017ء میں) کے بعد سے اس صورت حال میں بظاہر کوئی تبدیلی دیکھنے میں نہیں آئی۔ چونکہ امریکی شرح سود میں اضافہ متوقع تھا، اس لیے ایکویٹی کی عالمی منڈیوں نے اس پیش رفت سے زیادہ اثر قبول نہیں کیا۔

پاکستان کے تناظر میں منڈی کے تجزیہ کاروں کو یقین ہے کہ اسٹاک ایکس چینج میں بیرونی سرمایہ کاروں کی قلیل مدت میں سرگرمی ساکت بیرونی فنڈز (passive foreign funds) پر مبنی ہوگی کیونکہ ملک نے جون 2017ء میں مورگن اسٹینلے کیپیٹل انٹرنیشنل (ایم ایس سی آئی) کے ابھرتی ہوئی منڈیوں کے اشاریے میں باضابطہ طور پر دوبارہ شمولیت اختیار کرلی ہے۔

[27] غیر ملکی سرمایہ کار جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں پاکستان اسٹاک ایکس چینج میں 459 ملین ڈالر کی ایکویٹی فروخت کرچکے ہیں؛ جس میں 372.4 ملین ڈالر نومبر تا جنوری مالی سال 17ء میں فروخت کیے گئے (ماخذ: نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ)۔

5.4 تجارتی کھاتہ[28]

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران تجارتی خسارہ 38.5 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 23.4 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 16.8 ارب ڈالر تھا۔ اس میں بیشتر توسیع تیسری سہ ماہی میں دیکھی گئی جب خسارہ 79.0 فیصد سال بسال اضافے کے ساتھ بڑھ کر 8.9 ارب ڈالر کی بلند ترین سطح تک پہنچ گیا (شکل 5.8)۔ درآمدات میں بھاری اضافے کے ساتھ برآمدات میں کمی اس خسارے کے بڑھنے کا باعث بنی۔

شکل 5.8: تجارتی کھاتہ

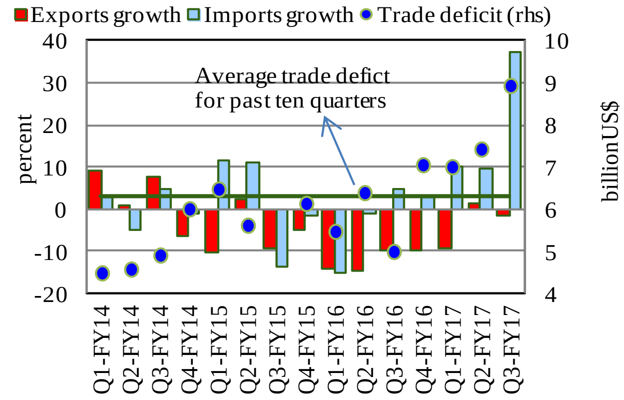

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

برآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران برآمدات میں 3.1 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 13.0 فیصد تک کم ہوئی تھیں۔ اس کا اہم سبب پہلی سہ ماہی میں خاصی کمی تھی جس میں کم قیمتوں اور مقدار دونوں نے کردار ادا کیا تھا۔ اس کے بعد اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں (خاص طور پر چاول

شکل 5.9: برآمدات میں سال بسال تبدیلی کی تفصیل☆

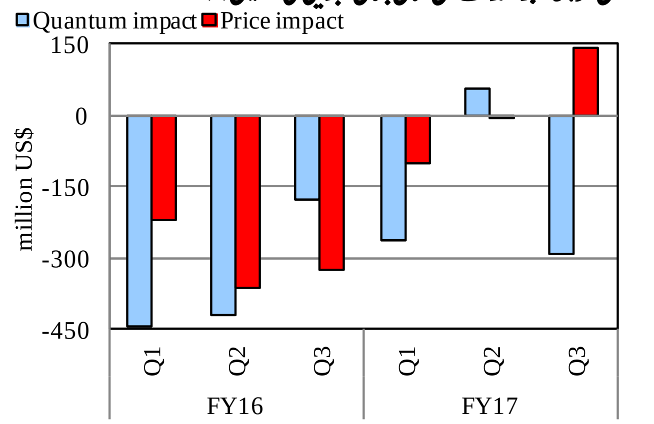

* 27 Items whose quantum & price data are available and having 82 percent share in total exports.
Data source: Pakistan Bureau of Statistics and SBP's calculations

[28] یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کے درج شدہ کسٹمز کے ڈیٹا پر مبنی ہے جو اسٹیٹ بینک کے مرتب کردہ ادائیگیوں کے اعداد و شمار سے مختلف ہے۔ اسٹیٹ بینک درآمدات و برآمدات دونوں کو فری آن بورڈ (fob) کے طور پر درج کرتا ہے، جبکہ پاکستان دفتر شماریات برآمدات کو فری آن بورڈ (fob) کے طور پر درج کرتا ہے اور درآمدات میں مال برداری اور بیمہ کی لاگت شامل ہوتی ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے برائے مہربانی ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح ملاحظہ فرمائیں۔

اور کپاس کی) میں بحالی خوش آئند تھی (خاص طور پر تیسری سہ ماہی میں) لیکن اس کا اثر ان اجناس کی برآمدی مقدار میں کمی نے زائل کر دیا (**شکل 5.9**)۔[29]

جدول 5.3: ٹیکسٹائل برآمدات کی قیمت اور مقدار کا اثر (سال بسال)
جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں

ملین ڈالر	مقدار	قیمت	مطلق تبدیلی
ٹیکسٹائل گروپ			**-91.4**
جس میں			
کم قدر اضافی کی حامل	**-186.9**	**23.4**	**-163.5**
خام کپاس	-40.3	3.6	-36.7
سوتی دھاگہ	38.1	-85.8	-47.6
سوتی کپڑا	-174.9	104.2	-70.7
دیگر	-9.8	1.3	-8.5
بلند قدر اضافی کی حامل	**69.9**	**34.9**	**104.8**
نٹ ویئر	-57.9	45.8	-12.1
بستر کی چادریں	123.5	-40.2	83.3
تولیے	4.5	-17.0	-12.5
ترپال	25.9	12.9	38.7
تیار ملبوسات	109.1	-13.5	95.7
مصنوعی ریشے والی ٹیکسٹائل	-135.2	46.9	-88.4

اعداد و شمار کا ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

ٹیکسٹائل

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات میں 1.0 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس یہ 8.2 فیصد تک کم ہوئی تھیں۔ اس کمی کا اہم سبب کپاس اور کپڑوں جیسی کم قدر اضافی کی حامل مصنوعات کی برآمدی مقدار میں کمی تھی کیونکہ زیر جائزہ مدت کے دوران کپاس کی عالمی قیمتوں میں بحالی ہوئی تھی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں بستر کی چادروں اور تیار ملبوسات جیسے بلند قدرِ اضافی کے حامل کچھ اجزا کی برآمدات میں اضافہ ہوا؛ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ ان کی بہتر کارکردگی بڑی حد تک بلند مقدار کا نتیجہ تھی (**جدول 5.3**)، جس کا اہم سبب یورپی یونین کی اہم منڈی کی طلب میں بحالی تھی۔[30]

اس سے قطع نظر، قیمت کے عامل کے لحاظ سے برآمدی مالیتوں کے فوائد ابھی تک سامنے نہیں آئے ہیں۔ دراصل، پاکستان کی ترقی یافتہ ممالک کو بھیجی جانے والی بلند قدرِ اضافی کی حامل برآمدات کو علاقائی مسابقت کاروں سے سخت مسابقت درپیش ہے۔ مصنوعات کو زیادہ پرکشش بنانے کے لیے برآمد کنندگان قیمتوں میں کٹوتی کر دیتے ہیں۔ اس طرح سے وہ بین الاقوامی منڈی میں اپنی پروڈکٹ کا حصہ برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ یورپی یونین کی منڈی میں رواں برس یہ صورت حال بہت نمایاں رہی ہے جہاں پاکستانی برآمد کنندگان کو اپنے

[29] یہ تجزیہ 27 اجزا پر مشتمل ہے جن کی مقدار اور قیمت کے اعداد و شمار پاکستان دفتر شماریات کے پاس دستیاب ہیں۔ یہ ملک کی مجموعی برآمدات کے تقریباً 82 فیصد کو ظاہر کرتی ہیں۔

[30] جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں مقدار کے لحاظ سے یورپی یونین کے 28 ممالک کو ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات میں 4.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.5 فیصد کمی آئی تھی (ماخذ: یورواسٹیٹ)۔

علاقائی مسابقت کاروں کے مقابلے میں ملبوساتی اجزا (بنے ہوئے (knitted) اور جالی دار (woven) دونوں) کے لیے کم اکائی قیمتیں وصول ہوئی ہیں (**شکل 5.10**)۔

ٹیکسٹائل کی صنعت کو میسر بھرپور پالیسی اعانت کے باوجود ایسی کارکردگی دیکھنے میں آئی ہے۔ اسے حاصل رعایات میں مقامی ٹیکس اور لیویز کا ڈرابیک (DLTL)، ٹیکس ری بیٹ اور برآمدی مالکاری اسکیمیں وغیرہ شامل ہیں۔ دراصل ٹیکسٹائل کی صنعت رواں برس انتہائی کم شرح سود اور دیگر پالیسی ترغیبات کا بہتر استعمال کر رہی ہے: اس شعبے کی جانب سے ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات اور معین سرمایہ کاری قرضوں دونوں میں صحت مند اضافہ ہوا ہے (باب 3)۔ حال ہی میں پانچ اہم برآمدی صنعتوں کی اعانت کے لیے 180 ارب روپے کے ترغیباتی پیکج کا اعلان کیا گیا ہے۔

شکل 5.10: یورپی یونین کی منڈی میں ملبوسات کی اکائی قدریں (جولائی تا مارچ)

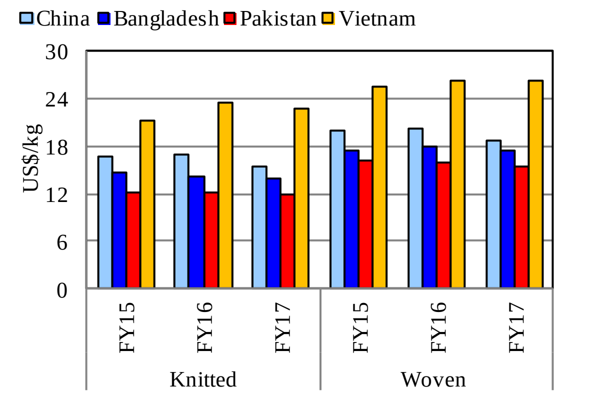

Data source: Eurostat and SBP's calculations

تاہم مذکورہ اقدامات سے ٹیکسٹائل کی برآمدات میں وسیع البنیاد بہتری کے نتائج ابھی سامنے آنا باقی ہیں۔ اس مالی اعانت کے حقیقی فوائد اسی وقت سامنے آئیں گے جب برآمدکنندگان اپنی کارکردگی کو بڑھائیں، پروڈکٹ کا معیار بہتر بنائیں، نئی منڈیاں دریافت کریں اور اپنی اہم منڈیوں میں صارفین کی بدلتی ہوئی ترجیحات پر نظر رکھیں۔ انہیں اپنے مادی اور انسانی سرمائے کو اپ گریڈ کرنے کے لیے بھی سرمایہ کاری کی ضرورت ہے تاکہ وہ مسابقتی نرخوں پر بلند معیار کی حامل مصنوعات کی پیشکش کر سکیں۔

غیر ٹیکسٹائل

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی میں اعتدال آیا اور یہ 6.4 فیصد رہی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 19.3 فیصد تھی۔ غذا، دیگر تیار شدہ اشیا اور پیٹرولیم کے تین اہم زمروں میں اس مدت کے دوران صرف پیٹرولیم گروپ میں اضافہ (8.0 فیصد) دیکھا گیا (**شکل 5.11**)۔

غذائی گروپ میں مچھلی ورو غنی بیجوں کی بر آمدات میں نمو کا اثر چاول، گوشت اور پھلوں کی بحری ترسیلات میں کمی نے زائل کر دیا۔ جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران چاول (باسمتی و غیر باسمتی دونوں) کی بر آمدات میں 14.9 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی۔ باسمتی چاول کی بر آمدات میں ہونے والی ساری کمی مالی سال 17ء کی پہلی ششماہی میں دیکھی گئی کیونکہ تیسری سہ ماہی کے دوران اس میں 31.3 فیصد کا اضافہ ہوا (**شکل 5.12**)۔ اس اضافے کا محرک بلند مقدار تھی کیونکہ اس مدت کے دوران متحدہ عرب امارات اور ایران سے طلب بڑھ گئی تھی۔ آئندہ مہینوں میں ایران کو باسمتی چاول کی بر آمدات کے بڑھنے کا امکان ہے کیونکہ ایرانی حکومت نے بھورے / چھلکا اترے ہوئے اور صاف شدہ چاول پر در آمدی پابندیاں ختم کر دی ہیں اور ان پر در آمدی ڈیوٹیوں کو کم کر دیا گیا ہے۔[31]

اس کے مقابلے میں ہماری روایتی منڈیوں (جیسے افریقی ممالک، ملائشیا اور فلپائن) میں غیر باسمتی چاول کی کمزور طلب پورے سال کے دوران بر آمدی مقدار میں کمی کا باعث بنی ہے؛ اس نے اکتوبر 2016ء سے اجناس کی عالمی قیمتوں میں بحالی کے مثبت اثرات کو مکمل طور پر زائل کر دیا ہے۔ بعض افریقی ممالک کی جانب سے در آمدی پابندیوں نے غیر باسمتی چاول کی اقسام کی بر آمد پر دباؤ میں مزید اضافہ کر دیا۔[32]

شکل 5.11: غیر ٹیکسٹائل بر آمدات میں سال بسال تبدیلی (جولائی تا مارچ م س 17ء)

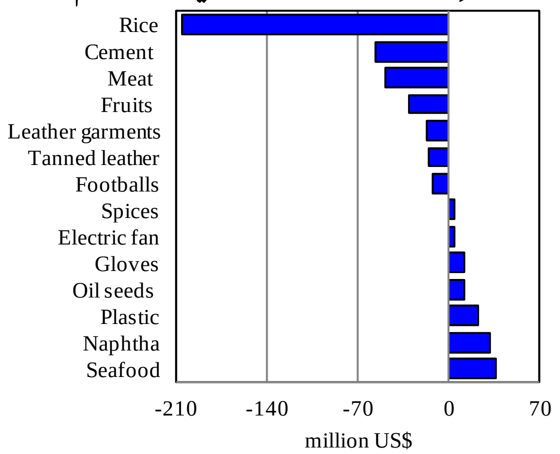

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

درآمدات

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران در آمدات میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور یہ 38.5 ارب ڈالر کی تاریخی لحاظ سے بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں۔ اس میں بیشتر اضافہ مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں دیکھا گیا، جب پیٹرولیم، مشینری اور کیمیکل اجزا کی

[31] ایران نے چھلکا اترے ہوئے اور صاف چاول پر در آمدی ڈیوٹیوں کو 32 اور 40 فیصد سے کم کر کے بالترتیب 5 اور 26 فیصد کر دیا تھا۔ دونوں مصنوعات پر 154 ڈالر فی ٹن کا سرچارج بھی ختم کر دیا گیا۔

[32] نائیجیریا نے دسمبر 2016ء میں چھلکا اترے اور صاف چاولوں کی در آمد پر 50 فیصد لیوی عائد کر دی تھی۔ سینیگال نے بھی دسمبر 2016ء میں چاول کی در آمدات کو معطل کر دیا تھا تا کہ مقامی نجی ذخائر کے استعمال میں سہولت دی جا سکے۔

درآمدات میں خاصا اضافہ ہو گیا تھا (**شکل 5.13**): درحقیقت، مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی میں ہونے والے مجموعی اضافے میں مشینری اور پیٹرولیم درآمدات کا حصہ تقریباً 55 فیصد رہا۔

شکل 5.12: چاول کی برآمدات میں سال بسال تبدیلی کی تفصیل

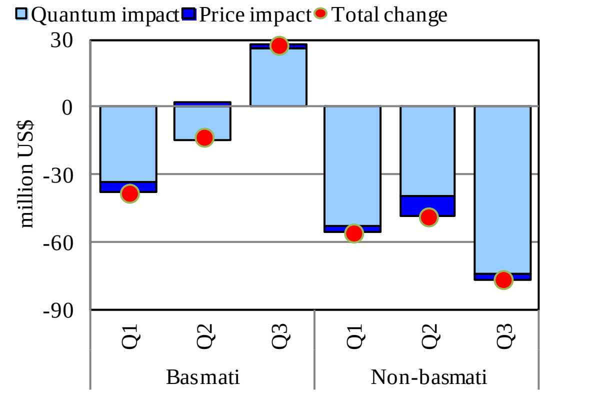

Data source: Pakistan Bureau of Statistics and SBP's calculations

پیٹرولیم

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات کا اہم محرک اس کی بلند مقدار تھی جبکہ خام تیل کی بحری ترسیلات میں اس مدت کے دوران سال بسال کمی دیکھی گئی (**جدول 5.4**)۔ پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں اضافے سے ٹرانسپورٹ اور بجلی کے شعبوں میں مضبوط ملکی طلب کی عکاسی ہوتی ہے: ہائی اسپیڈ ڈیزل اور پیٹرول کی فروخت میں بالترتیب 12.9 فیصد اور 17.4 فیصد اضافہ ہوا۔ اس مدت میں فرنس آئل کی درآمدات 7.3 فیصد بڑھیں۔[33] چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت انفراسٹرکچر کو ترقی دینے کی سرگرمیوں سے ہائی اسپیڈ ڈیزل کی طلب بڑھ گئی جسے زیادہ تر بھاری کمرشل گاڑیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی عکاسی بڑھتی ہوئی درآمدات کے ساتھ بھاری گاڑیوں کی فروخت سے بھی ہوتی ہے۔[34] دوسری جانب، فرنس آئل کی درآمدات میں اضافہ اس مدت میں اس ایندھن سے بجلی کی پیداوار میں اضافے سے ہم آہنگ ہے۔[35]

[33] ماخذ: آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل۔

[34] بھاری گاڑیوں کی الگ الگ پرزوں کی شکل میں / چھوٹی اکائیوں اور مکمل ساختہ اکائیوں کی درآمدات میں جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں 34.0 فیصد اضافہ ہوا (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔ پاکستان آٹو موٹیو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے مطابق اس مدت میں بھاری گاڑیوں (ٹرکوں اور بسوں) کی فروخت بھی 38.7 فیصد بڑھ گئی۔

[35] جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں ملک میں بجلی کی مجموعی پیداوار میں 3,166 گیگاواٹ آور کا اضافہ ہوا جس میں سے 1,130 گیگاواٹ آور فرنس آئل سے تیار کیا گیا (ماخذ: نیپرا)۔

نان پیٹرولیم مصنوعات

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران تمام اہم نان آئل صنعتوں کی درآمدات میں خاصا اضافہ ہوا(**شکل 5.14**)۔ یہ بلند مقدار کا نتیجہ تھا کیونکہ اس مدت میں بیشتر اجزا(علاوہ پام آئل) کی اکائی قدریں گر گئی تھیں۔

شکل 5.13: درآمدی نمو میں حصہ

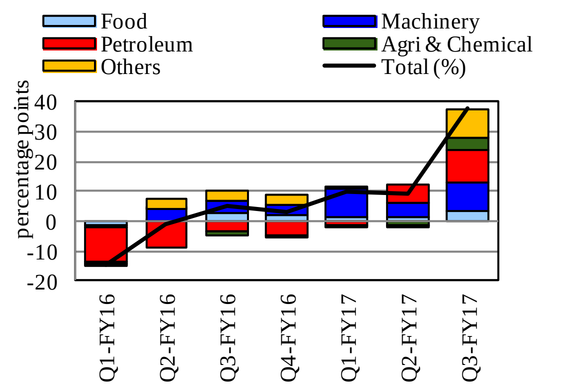

Data source: Pakistan Bureau of Statistics and SBP's calculations

مشینری

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران درآمدات میں ہونے والی مجموعی نمو میں مشینری کی درآمدات کا حصہ 40 فیصد سے زائد رہا جس میں سرفہرست بجلی، برقی و تعمیرات سے متعلق آلات ہیں(**جدول 5.5**)۔

جدول 5.4: پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدی نمو میں حصہ (جولائی تا مارچ)

فیصدی درجے	م س16ء	م س17ء
پیٹرول	6.0	4.0
ہائی اسپیڈ ڈیزل	-0.8	4.5
فرنس آئل	-1.7	4.1
دیگر مصنوعات	0.2	0.1
خام تیل	4.9	-2.4
کل (فیصد)	**8.6**	**10.2**

اعداد و شمار کا ماخذ: آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل

مالی سال 17ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران ٹیکسٹائل مشینری (زیادہ تر اسپننگ اور ویونگ کے لیے) کی درآمدات میں اضافہ دیکھا گیا۔ یہ بنیادی طور پر اس شعبے کی جانب سے سرمایہ کاری کی بلند سطح کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ فرموں نے مختلف پالیسی اقدامات سے استفادہ کرنا شروع کر دیا تھا (جیسے حکومت کی جانب سے جنوری 2017ء میں اعلان کردہ برآمدی پیکج، ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد پر سیلز ٹیکس کا خاتمہ اور تاریخی لحاظ سے کم شرحِ سود)۔[36]

[36] بظاہر اس پالیسی اعانت کے مطلوبہ اثرات نمایاں ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت واجب الادا مالکاری میں 30 ملین روپے کا اضافہ ہوا، جس میں 28.4 ملین روپے ٹیکسٹائل شعبے نے حاصل کیے۔ ٹیکسٹائل کے شعبے میں بیشتر مالکاری اسپننگ اور ویونگ نے حاصل کی۔

شکل 5.14: نان پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں سال بسال تبدیلی

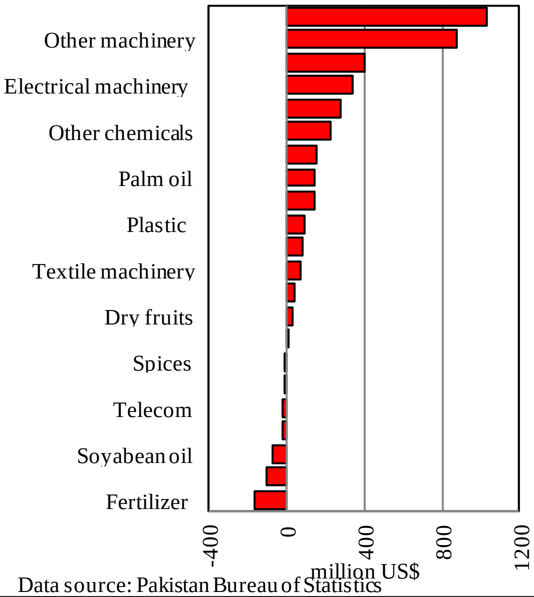

Data source: Pakistan Bureau of Statistics

مضبوط تعمیراتی سرگرمیوں (سی پیک اور نان سی پیک دونوں) کے نتیجے میں ملک میں سیمنٹ کی طلب میں بھاری اضافہ ہوا ہے۔ بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے کئی سیمنٹ ساز اپنی پیداواری گنجائش میں توسیع پر سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔[37] اس کی وجہ سے متعلقہ مشینری کی درآمد بڑھی ہے، جس کی درجہ بندی "دیگر مشینری" کے زمرے میں کی جاتی ہے (**شکل 5.14**)۔[38] کم شرح سود کے ماحول کو سیمنٹ سازوں سے بھی فائدہ پہنچا ہے جس کی عکاسی بینکوں سے قرض گیری کی بلند سطح سے ہوتی ہے۔[39]

اطلاعاتی و مواصلاتی ٹیکنالوجی کے شعبے کو فروغ دینے کے لیے 17-2016ء کے بجٹ میں لیپ ٹاپس اور پرسنل کمپیوٹرز کی درآمد کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ اس اقدام کے نتیجے میں ان مصنوعات کی درآمدات میں خاصا اضافہ ہوا ہے؛ جولائی تا مارچ مالی سال 17ء کے دوران دفتری اور ڈیٹا پروسیسنگ کی مشینری کی مجموعی درآمدات میں لیپ ٹاپس اور پرسنل کمپیوٹرز کا حصہ 36 فیصد بنتا ہے۔[40]

[37] جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں ملکی ترسیلات میں 10.9 فیصد اضافہ ہوا (ماخذ: آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچررایسوسی ایشن)۔

[38] اسٹیٹ بینک کے تفصیلی اعدادوشمار کے مطابق جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں سیمنٹ کے کارخانوں کے لیے پسائی اور کچل کاری کی مشینری کی درآمدات میں 105.7 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 14.0 ملین ڈالر کا معمولی اضافہ ہوا تھا۔

[39] جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں سیمنٹ کے شعبے کے لیے معین سرمایہ کاری اور تجارتی مالکاری بڑھ کر بالترتیب 8.7 ارب روپے اور 3.8 ارب روپے ہوگئی جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 0.1 ارب روپے اور 0.9 ارب روپے تھی (تفصیلات کے لیے دیکھیے باب 3)۔

[40] اسٹیٹ بینک کے اعدادوشمار کے مطابق جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں لیپ ٹاپ اور پرسنل کمپیوٹرز کی درآمدات میں 101.7 ملین ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 52.1 ملین ڈالر بڑھی تھیں۔

جدول5.5: مشینری کی درآمدات۔ سال بسال نمو(فیصد)

	م س17ء			م س16ء	م س17ء
	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	جولائی تا مارچ	
مشینری گروپ	**60.1**	**26.9**	43.8	**14.1**	42.0
جس میں					
بجلی	164.8	78.6	24.8	43.6	76.8
دفتر	125.3	31.2	38.2	-26.4	60.4
ٹیکسٹائل	5.7	16.3	42.8	-1.2	20.8
تعمیرات	15.3	122.1	98.2	12.3	66.8
برقی	32.6	-7.2	63.4	51.2	25.9
ٹیلی کام	-12.4	1.1	4.6	-2.2	-1.8
زراعت	15.1	23.9	71.3	-20.5	35.2
دیگر	73.9	26.0	64.9	1.0	52.7

اعدادو شمار کاماخذ: پاکستان دفتر شماریات

<u>غذائی اشیا</u>

جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں غذائی درآمدات میں اضافے کا سبب پام آئل اور دالوں کی خریداریوں کی بلند سطح تھی۔ جہاں تک پام آئل کا تعلق ہے تو مالی سال 17ء کے دوران اس کی درآمدات میں ہونے والے 11.5 فیصد سال بسال اضافے کا سبب اس کی عالمی قیمتوں میں بحالی تھی کیونکہ اس مدت میں درآمدی مقدار میں 7.0 فیصد کمی دیکھی گئی (**جدول** 5.6)۔[41] دالوں کی کم ملکی پیداوار اس کی ایک ممکنہ وجہ ہو سکتی ہے جس کے نتیجے میں مقامی منڈی میں وافر رسد کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے دالوں کی بلند درآمدات ضروری ہو گئی تھیں۔

مختصر یہ کہ مالی سال 17ء کے بقیہ مہینوں میں تجارت کے امکانات میں موجودہ رجحان کے برقرار رہنے کی توقع ہے۔ ایندھن، مشینری اور غذائی اجزا کی طلب میں تیزی کی وجہ سے درآمدی بل بلند سطح پر رہے گا جبکہ حال ہی میں اعلان کردہ مالیاتی ترغیبات، بہتر کاروباری ماحول اور توانائی کی رسد میں بہتری کے تناظر میں برآمدات میں کچھ اضافہ ہو سکتا ہے۔

جدول5.6: پام آئل کی درآمد(سال بسال تبدیلی، مطلق مالیتوں میں)

ملین امریکی ڈالر

	م س17ء			م س16ء	م س17ء
	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	جولائی تا مارچ	
مقداری اثر	-85.9	13.4	-14.3	264.7	-86.8
قیمت کا اثر	16.5	69.4	143.8	-363.2	229.7
مجموعی تبدیلی	-69.4	82.8	129.5	-98.6	142.9

اعدادو شمار کاماخذ: یاکستان دفتر شماریات

[41] جولائی تا مارچ مالی سال 17ء میں پام آئل کی عالمی قیمتوں میں گذشتہ برس کے مقابلے میں 25.0 فیصد اضافہ ہوا (ماخذ: آئی ایم ایف)۔